Registered No. L.89

خبار نور افشاں لودیانہ



حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۳) مطبوعہ ۲۸ - اکتوبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

اُستاد و مناد

اور یسوع تمام جلیل میں پھرتا ہوا اُن کے عبادتخانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا تھا متی ۴: ۲۳۔ یہہ بات نہایت غور طلب ہے کہ خداوند مسیح کے حق میں پہلے لکھا ہے کہ وہ تعلیم دیتا تھا اور بعد میں لکھا ہے کہ وہ منادی کرتا تھا۔ اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اُستاد کا کام مناد کے کام سے بھی مقدم ہے۔ اور اِس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جو مناد اپنے کام میں کامیاب ہونا چاہیں اُن پر واجب اور لازم ہے کہ وہ حتی الامکان ہر وقت اُستاد کے طور پر کام کریں۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ جب تک سوال و جواب کے طریق پر چھوٹے بڑے عوام میں کام نہ کیا جاوے تب تک کام پایدار نہ ہوگا یا یوں کہیے کہ جب تک اِس قدر تعلیم نہ دیجائے کہ لوگ اُس کو بخوبی سمجھ جاویں تب تک منادی کا اثر نہیں ہو سکتا۔

ہم یہاں پر سکول کے کام اور بشارت کے کام کا مقابلہ نہیں کرتے دونوں کام اچھے ہیں لیکن اِسوقت منادوں سے ہماری صرف اتنی عرض ہے کہ وہ ہر روز بازار میں دو چار دفعہ وعظ کرنیکو کافی نہ سمجھیں اور نہ یہہ خیال کریں کہ ہمیں جو کچھ کرنا تھا سو کر چکے بہتر ہوگا کہ بازاروں میں اتنی دفعہ آواز بلند کرنیکے بجائے بہت سا وقت کہیں بیٹھکر تعلیم دینے میں صرف کریں۔ ہمکو معلوم ہے منادی کرنا تعلیم دینے کی نسبت بدرجہا آسان ہے۔ چنانچہ جو وقت ہماری طبیعتوں پر ذرا سستی غالب آجاتی ہے تو ہم صرف منادی ہی کرکے رہجاتے ہیں اور تعلیم نہیں دیتے۔ غالباً بعض مناد اِسکو پڑھتے کہیں گے کہ ٹھیک ہے۔ ہم مدت سے اپنے مشن سے درخواست کرتے چلے جاتے ہیں کہ یہاں ہمارے علاقہ میں سکول کی بڑی ضرورت ہے۔ ہم آپ کے علاقہ میں سکول کے ہونے یا نہونیکا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ اسکول ہونا اچھا لیکن یہہ بھی اچھا اور عین خداوند مسیح کے نمونہ کے مطابق ہے کہ آپ اپنے قیمتی وقت کو اِس مبارک کام میں صرف کرتے ہیں ہمکو کامل یقین ہے کہ کوئی ایسا شہر نہیں کہ جہاں آپ ہر روز دو تین گھنٹہ کیلئے تین چار پانچ بلکہ زیادہ شخصونکو جمع نہیں کر سکینگے اور مذہبی مباحثہ کو چھوڑکر سوال و جواب کے طریق پر انجیل مبارک کی باتیں اُنکے دلوں میں نہیں ڈال سکینگے۔ جب باقاعدہ سکول ہووے تو اچھا ہوگا لیکن اُسکی انتظاری میں آپ بیش قیمت موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔

بہت مناد ہیں کہ جنکے کاموں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف بپتسمہ دینے تک اپنی ذمہ واری سمجھتے ہیں۔ بعد ازاں نو مرید سے آخری سلام کرکر جُدا ہو جاتے ہیں۔ اِس حالت کو دیکھکر ہمکو رونا آتا ہے کیونکہ تعلیم دینے سے غفلت کرنیکا نتیجہ اچھا نہیں۔

لودیانہ سے ہمارے ڈاکٹر سنت سنگھ کیطرف سے اس ماہ کی ۵ تاریخ سے ایک اخبار بنام سول اینڈ ملٹری سرونٹ نکلنا شروع ہوا ہے جو مہینہ میں چار دفعہ چھپا کریگا جسکے دو نمبر بالفعل شایع ہو چکے ہیں اُس میں ملکی اور جنگی مضامین اور خبریں چھپتی ہیں اُسکی قیمت چار روپیہ سالانہ ہے۔

ہم اپنے ڈاکٹر سنت سنگھ کیطرف سے اِس قسم کے اخبار کے جاری کیے جانیکے سبب سے خوش ہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں کیطرف سے اِس قسم کے کاموں کا سرزد ہونا ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستانی بھی

نُورِ آفشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری۔ ایچ۔ گولک نتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب } ایسوشیئٹ

پادری طالب الدین حسن بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب } ایڈیٹرز

بقیہ

مُبارک اُمید

باب نہم

مسیح کا ظہورِ جلیل

ہم نے خداوند کے ظہور کی حقیقت اور طریقہ کا بیان کیا ہے۔ اب ہم لازمی حوادث کا بیان کریں گے جن میں سے ایک حادثہ یعنے اُس کے دشمنوں کی ہلاکت کا ذکر ہو چکا ہے اور اُسکے بعد قوم اسرائیل کی تبدیلی وقوع میں آویگی چنانچہ مرقوم ہے "اور اُس ہی دن یوں ہوگا کہ میں اُن ساری قوموں کی جو یروشلیم پر چڑھائی کرنے کو آتی ہیں پڑتال کرونگا کہ میں انہیں ہلاک کروں اور میں داؤد کے گھرانے پر اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح برساؤنگا اور وے مجھ پر جسے اُنہوں نے چھیدا تھا نظر کریں گے اور وے اُس کے لئے ماتم کریں گے جیسا کوئی اپنے اِکلوتے کے لئے ماتم کرتا ہے اور وے اُس کے لئے تلخ روح ہونگے جس طرح سے کوئی اپنے پہلوٹے کے لئے تلخ کامی میں پڑتا ہے اور اُس دن یروشلیم کے درمیان بڑا ماتم ہوگا حدد رمون کے ماتم کی مانند مجدون کی وادی میں اور ساری مملکت ماتم کریگی ہر ایک گھرانا علیحدہ۔ داؤد کا گھرانا علیحدہ اور اُن کی جوروآں علیحدہ ناتن کا گھرانا علیحدہ اور اُن کی جوروآں علیحدہ وغیرہ۔ اُس دن گناہ اور ناپاکیوں کے واسطے داؤد کے گھرانے کے لئے اور یروشلیم کے باشندوں کے واسطے ایک سوتا پھوٹ نکلیگا" (ذکریاہ ۱۲: ۹ سے ۱۴ تک و ۱۳: ۱)

فوراً کلیسیا کے اُٹھ جانے کے بعد خدا اپنی روح کے وسیلے اپنی قدیم قوم کے بعض لوگوں یعنے اُس لقبیہ کے دلوں پر تاثیر کرنا شروع کریگا جن کا ذکر اکثر زبوروں اور صحفِ انبیا میں آیا ہے اور یہہ لوگ جیسا زبوروں اور یسعیاہ نبی کے بعض مقامات سے ثابت ہوتا ہے اس بات کے سبب سے کہ خدا کا پاک غضب اُسکے لوگوں اسرائیل پر اُن کی برگشتگی اور شرارت کے سبب شعلہ زن ہوا ہے خاک اور راکھ میں بیٹھکر توبہ کریں گے اور اُن کی توبہ اور بیحد تکلیف کے سبب اُن کی گریہ وزاری کا ذکر ہم اُن کُتب میں پڑھتے ہیں۔ ایسے وقت میں کہ جب وہ مصیبت کی بھٹی جس میں وے ڈالے جائیں گے نہایت ہی تیزی اور سختی سے جلتی ہوگی اور جب وے گویا کہ کامل بربادی کے گڑھے پر لٹکتے ہونگے تب خداوند اُن کی خاطر ظاہر ہوگا اور وے فوراً اُس کو پہچان لیں گے اور اُس پر نظر کریں گے جس کو اُنہوں نے چھیدا تھا۔ حقیقی یوسف تب اپنے بھائیوں پر ظاہر ہوگا اور وے فوراً اپنی اور اپنی قوم کی شرارت کے سبب سخت غم اور خاکساری میں مستغرق ہونگے مگر اِس کا علاج بھی اُس سوتے میں ہو چکا ہے جو گناہ اور ناپاکیوں کے واسطے جاری ہوا ہے اور وے اب یوں پکاریں گے "دیکھو یہہ تو ہمارا خدا ہے ہم اُس کی راہ تکتے تھے اُس ہی نے ہمیں بچایا یہہ خداوند ہے ہم اُس کی انتظاری میں تھے ہم اُس کی نجات سے خوش و خورم ہووینگے" (یسعیاہ ۲۵: ۹) فقط یروشلیم کے لقبیہ کے ساتھ ہی یہہ سلوک نہ ہوگا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کے ظہور کے وقت "وہ نرسنگے کے بڑے شور کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وے اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کی اِس حد سے اُس حد تک جمع کرینگے" (متی ۲۴: ۳۱) اُن میں سے ایک بھی اُس کی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہیگا خواہ وے کہیں ہوں اور وے سب اُس کی بادشاہت کی برکتوں میں جس کے قایم کرنے کے لئے وہ آتا ہے حصہ پانے کے واسطے جمع کئے جائیں گے چنانچہ یسعیاہ اِس کا یوں ذکر کرتا ہے "اور وہ قوموں کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کریگا اور اُن اسرائیلیوں کو جو خارج کئے گئے ہیں جمع اور سارے بنی یہوداہ کو جو پراگندہ ہووینگے زمین کے چاروں کونوں سے فراہم کریگا" (یسعیاہ ۱۱: ۱۲)۔ ممکن ہے کہ یہہ کام جب تک اُس کی حکومت اجرا نہ پاوے کامل طور سے انجام کو نہ پہنچیگا کیونکہ وہ اپنی قدرت اور جلال کے ظاہر کرنے کے بعد جب وہ زمین پر وارد ہوگا چنانچہ لکھا ہے "کیونکہ دیکھو خداوند آگ لئے ہوئے آویگا اور اُس کی گاڑیاں گردباد کی مانند چلینگی تاکہ وہ جوش سے اپنا غصہ اور آتش کے شعلے کے ساتھ اپنا قہر اُن پر نازل کرے" وہ اپنے نجات یافتہ خادموں میں سے بعض کو روانہ کریگا کہ غیر اقوام میں اُس کے جلال کا اشتہار جاری کریں اور لکھا ہے اور خداوند فرماتا ہے "کہ وے (غیر اقوام) تمہارے بھائیوں کو ساری قوموں میں سے گھوڑوں پر اور گاڑیوں پر اور سیانوں میں اور خچروں پر اور سانڈنیوں پر بٹھلا کے خداوند کے ہدیہ کے لئے یروشلیم میں میرے کوہِ مقدس کو لاویں گے جس طرح سے بنی اسرائیل پاک برتنوں میں ہدیہ خداوند کے گھر میں لاتے ہیں" (یسعیاہ ۶۶: ۱۵ سے ۲۰ تک دیکھو)

ایک اور حادثہ نہایت نتیجہ آور اُس کے ظہورِ جلیل کے وقت اور اغلب ہے کہ اُس کی بادشاہت کے تسلط سے پیشتر واقع ہوگا "جانور" اور جھوٹے نبی اور اُن کی فوجونکی بربادی کا ذکر کرنے کے بعد یوحنا رسول یوں فرماتا ہے "پھر

میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ کنوئے کی کُنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ اُس نے اُس اژدہا کو جو پُرانا سانپ ہے یعنے ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا اور اُس کو اُس اتھاہ کنوئے میں ڈالا اور بند کرکے اُس پر مُہر کی تاکہ وہ آگے کو لوگوں کو دغا نہ دے جب تک کہ ہزار برس تمام نہ ہوں" (مکاشفات ۲۰: ۱ سے ۳ تک)۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند عدالت شرارت کی تثلیث پر اپنی حکومت قایم کرتا ہے یعنے شیطان اور "وہ جانور" اور جھوٹے نبی پر جنہوں نے شرارت سے اُس کے برخلاف غدر کیا اور کفر سے اُس کی حکومت اور اختیار کو غصب کیا تھا۔ علاوہ بریں خداوند اُس ہی وقت اپنے لوگوں یعنے اسرائیل کے برگزیدوں کو خلاصی بخشتا اور اِس طرح پر اپنی ہزار سالہ بادشاہت کی راہ تیار کرتا اور اُس کی بنیاد قایم کرتا ہے۔

ہم اِس بادشاہت کا بیان کسی اگلے باب میں کریں گے مگر فی الحال ناظرین کی توجہ اِس بات کی طرف رجوع کی جاتی ہے کہ مسیح کی بادشاہت میں کون اُس کے ساتھ شریک ہونگے۔ واضح ہو کہ جن کو یہہ عزت اور رتبہ حاصل ہوگا اُن مقدسوں کے علیحدہ علیحدہ اقسام ہیں۔ اِس بات کو ہر ایک خوب جانتا ہے کہ پنتی کوست سے لیکر کلیسیا کے اُٹھ جانے تک کے زمانہ کے مقدس لوگ مسیح کے ساتھ بادشاہت کریں گے۔ یہہ بات نہایت واضح اور روشن طور سے مرقوم ہے "اگر ہم اُس کے ساتھ دُکھ اُٹھاویں تو اُس کے ساتھ بادشاہی بھی کریں گے" (۲ تمطاؤس ۲: ۱۲)۔ مگر اکثر لوگ اِس بات کو قبول نہیں کرتے کہ اِس خاص عزت کے واسطے کوئی خاص لوگ علیحدہ کئے جائینگے لیکن نوشتوں میں یہہ مسئلہ ایسی وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ شک کو جگہہ نہیں۔ یوحنا رسول فرماتا ہے "پھر میں نے تخت دیکھے اور اُن کو جو اُن پر بیٹھے تھے اور عدالت اُنہیں دی گئی اور اُن رُوحوں کو بھی دیکھا جنہوں نے یسوع کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور اُن کو جنہوں نے نہ اُس حیوان کو اور نہ اُس کی مورت کو پوجا اور نہ اُس کا نشان اپنے ماتھوں اور اپنے ہاتھوں پر قبول کیا تھا۔ وے زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے اور باقی مُردے جب تک ہزار برس پورے نہ ہوئے نہ جیے یہہ پہلی قیامت ہے مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت میں شریک ہے ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ وے خدا اور مسیح کے کاہن ہونگے اور اُس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہت کریں گے" (مکاشفات ۲۰: ۴ سے ۶ تک)۔ وہ جماعت جو تختوں پر بیٹھی اور اُن کو عدالت دی گئی یہہ وے فوجیں ہیں جو مسیح کے ساتھ آسمان سے آئی ہیں (مکاشفات ۱۹: ۱۴) یعنے یہہ وے مقدس لوگ ہیں جو پیشتر ہی خداوند کو ملنے کے واسطے اُٹھ گئے تھے (۱۔ تسلنیقیوں ۴ باب)۔ قصہ کوتاہ یہہ کلیسیا اور شاید پہلے زمانہ کے مقدس لوگ ہیں۔ علاوہ اِن کے اور دو اقسام یا جماعتیں ہیں۔ (اوّل) وے جو مخالفِ مسیح کے زمانہ میں شہید ہوئے جنہوں نے یسوع کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور (دوم) وے جو مخالفِ مسیح کی آزمایشوں میں نہ پھنسے اور اُس کی دھمکیوں سے نہ ڈرے اور اُس کے نشان کو قبول نہ کیا اور چونکہ عام بے ایمانی کے عالم میں وے ایمان پر قایم و مضبوط رہے اور دیانت دار ثابت ہوئے اب خداوند کی مہربانی اور خوشنودی کا نشان اجر کے طور پر اُن کو یہہ دیا گیا کہ وے پہلی قیامت میں حصہ پاتے ہیں اور نتیجتاً مسیح کے ساتھ اُس کی بادشاہت میں شریک ہوتے ہیں۔ وے شاہی اور کاہنی درجہ کا حصہ لیتے ہیں۔ یہہ ایک معزز میراث ہے جو اُن کو مسیح کے فضل سے حاصل ہوئی ہے جس نے اُن کی تکلیفوں کو دیکھا اور اِس بات سے خوش ہوا تھا کہ وے اُس کے نام اور شہادت پر قایم رہے۔ ہم کو یاد ہے کہ اِس جملہ "پہلی قیامت" کے تاثیر بخش مطلب پر اکثر لوگ یوں بحث کرتے ہیں کہ یہہ مذکورہ قیامت استعارتاً اور تمثیلاً بیان ہوئی ہے۔ اگر یہہ دعوی درست ہو تو اِس بات کے خاتمہ پر جو قیامت اور عدالت مذکور ہے وہ بھی استعارتاً اور تمثیلاً مرقوم ہوئی ہوگی اور اِس طرح پر آخیری عدالت کی تمام حقیقت برباد ہو جاویگی۔ ہرگز نہیں کیونکہ ایسے صاف اور واضح کلمات کا مطلب گم نہیں کیا جا سکتا جو کلام الہی کے دوسرے مقامات سے کامل مطابقت رکھتے ہیں۔

خدا کے مقدسوں کے لئے یہہ کیا ہی مبارک امید ہے اور اُن کی خوشی کس قدر ہوگی نہ خاصکر اِس بات سے کہ وے مسیح کے ساتھ اُس کی بادشاہت کی حشمت و جلال میں شریک ہیں اگرچہ یہہ عزت و عروج بھی لاکلام ہوگا بلکہ اِس بات سے کہ خداوند نے اپنی بادشاہت کو جو اُس کا موروثی اور خریدا ہوا حق تھا حاصل کیا۔ آسمان میں بھی اِس حادثہ کے سبب سے بڑی خوشی کی آوازیں سُنائی دیتی ہیں چنانچہ مرقوم ہے "کہ دنیا کی بادشاہتیں ہمارے خداوند اور اُس کے مسیح کی ہوگئیں اور وہ ابد تک بادشاہت کریگا اور چوبیس بزرگ جو اپنے تختوں پر خدا کے حضور بیٹھے تھے منہہ کے بل گرے اور خدا کو سجدہ کیا اور بولے کہ اے خداوند خدا قادرِ مطلق جو ہے اور تھا اور آنے والا ہے ہم تیرا شکر کرتے ہیں کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت اختیار کی ہے اور بادشاہت کی" (مکاشفات ۱۱: ۱۵ سے ۱۸ تک) مگر اِس کمبخت دنیا پر کس قدر خوف اور مصیبت اور ہیبت ہوگی جب وے اُس کو دیکھینگے جو ایک دفعہ مردود ٹھہرایا گیا تھا اور نامقبول کیا گیا کہ جلال اور قدرت کے ساتھ آتا ہے تاکہ اپنی راستی کے

لاتغیر قانون کے مطابق اب ہر ایک کا انصاف کرے اور وہ اِس طرح آویگا جیسے کوئی رات کے وقت چور آتا ہی جس وقت لوگ کہتے ہونگے کہ سلامتی اور بیباکی ہی تب جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں اُن پر ناگہانی ہلاکت آویگی اور وے نہ بچیں گے" (ا۔ تسلنیقیوں ۵: ۲ و ۳۔ آیات) تب لوگ کہیں گے "کیا یہہ وہی ہی جو ایک دفعہ دنیا میں مسافر اور پردیسی تھا جس پر اختیار والے لوگ ظلم کرتے تھے اور مغرور لوگ اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے تھے کیا یہہ عیسیٰ ناصری ہی جو مصلوب ہوا تھا" +

مراسلہ

گُناہ کی تائید گُناہ ہی سے ہوتی ہی

چونکہ برخلاف کتب الہامیہ توریت و زبور و انجیل کے پیغمبر عرب نے اپنی بنائی ہوئی کتاب قران کی سورہ نساء میں محمدیوں کو چار چار تک جوروان جمع کرنیکا عام حکم دیدیا جوکہ نہ صرف حکم بلکہ اللہ جلّ شانہٗ کے فعل کے بھی برعکس ہی جیساکہ خدا کے بیٹے خداوند یسوع مسیح نے انجیل متی باب نوزدہم آیت چہارم میں فریسیوں سے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ خالق نے شروع میں اُنھیں ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت بنائی؟ دیکھو پیدایش ۱ باب ۲۷ اور طرہ اُس پر یہہ ہی کہ پیغمبر عرب کو بھی یہہ بات معلوم تھی دیکھو اسی سورہ نساء کا شروع یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُم مِّن نَّفسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنھَا زَوجَھَا ترجمہ۔ اے لوگو ڈرو پروردگار اپنے سے جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے اور پیدا کیا اُس سے جوڑا اُسکا لیکن جان بوجھکر آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کی پیروی چھوڑکر ملک کی سنت اختیار کی دیکھو پیدایش ۴ باب ۱۹ اور ملک نے اپنے لئے دو جوروآں کیں۔ مگر نہیں آپ اُس پر فوقیت رکھتے ہیں اور کثیر الازواجی میں گوئے سبقت لے گئے کہ اپنے پیرؤں کو چار چار اور ذات خاص کے لئے بے شمار جایز کردیں۔ اب جب کہ ہر چہار طرف سے مسیحیوں نے آپ کو گھیر لیا اور شہوت پرستی کا الزام لگایا تب سینکڑوں برس کے بعد اسلام کے مددگاروں نے کروٹ بدلی اور کان کھجلاتے ہوئے عذر معذرت پیش کرنے لگے چنانچہ اُنہیں میں کے ایک امام صاحب اِس ناگوار مسئلہ کثیر الازواجی کی تائید کرنے کو جب اپنے ہی گھر میں سہارا نہ ملا یعنے حضرت نے اِس ناجایز حکم قرانی کا کوئی ایسا قوی سبب مسلمانوں کے ہاتھوں میں نہیں دیا کہ جس سے وہ اپنے معترضین کو قایل کرسکیں تب سید سے کلام اللہ شریف یعنے بئبل شریف کی طرف پناہ لینے کو دوڑے لیکن وہاں ایسا شیطانی حکم کہاں کیونکہ پرانے عہد نامہ میں خدا کا فعل ایک آدم کے واسطے ایک حوّا موجود ہی اور نئے عہد نامہ میں اُس کے بیٹے کا صاف حکم کہ کثیر الازواجی لوگوں کی سخت دلی ہی اب آپ جائیں تو کہاں۔ لاچار چند بزرگوں کے قصص اور اُن کے افعال ذاتی لکھ مارے اور بزعم خود چار چار جوروآں کرنیکا جواز ثابت کردیا اور اہل کتاب کے مقابل مُوچھوں پر تاؤ دینے لگے جب انصاف اور حق پسندی کا تقاضا یہہ تھا کہ منہہ چھپاکر کسی مسجد میں معتکف ہو بیٹھتے لہذا ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں تاکہ دروغگو کو دروازہ تک پہنچاویں آپ فرماتے ہیں۔

قولہٗ ص۲۹۳ چونکہ دنیا عالم امتحان ہی اس میں تعلقات سے فارغ رہکر تو ہر شخص خدا کی طرف دل لگا سکتا ہی مگر وہ جو باعیال ہوکر خدا کو نہ بھولے اُسی کا اعتبار ہی۔

اقولُ ۔ یہہ کثیر الازواجی کی معذرت میں آپ کا پہلا عذر ہی۔ جس کا خلاصہ یہہ ہی کہ بہ نسبت مجرد کے چار چار جوروؤں والے کو خدا کی یاد تعجبات سے ہی اور یہہ سچ ہی کہ اگر ایک بیوی والا خدا کو مشکل سے یاد کرسکے تو چار چار والے کی کیا بُری گت ہوگی بس آپ ہی کے عذر سے کثیر الازواجی خدا کی یاد سے مانع ہی اور جو فعل کہ خدا کو بھلاوے وہ ضرور شیطانی فعل ہی محمد صاحب نے سخت گناہ کیا کہ لوگوں کو خدا کی یاد سے غافل کردیا اور جوروؤں کے جنجال میں پھنسا دیا +

قولہٗ ص۲۹۵ یہہ حکم اِس لئے ہی کہ چار سے زیادہ جوروآں کرنا جایز نہیں ہیں نہ یہہ کہ ہر شخص چار سے جوروآں کم نہ کرے چنانچہ ہزاروں لاکھوں مسلمان آنکھوں کے سامنے موجود ہیں کہ اُن کے صرف ایک ہی بیوی ہی۔

اقول ۔ مگر اِن ہزاروں لاکھوں میں کا ہم نے ایک بھی ایسا مسلمان نہ دیکھا کہ جس نے اِس حکم کی بُنیاد پر صدہا جوروؤں میں سے صرف چار ہی رکھ لی ہوں اور باقیوں کو چھوڑ دیا ہو بلکہ برعکس اس کے ایک سے زیادہ دو دو تین تین چار چار تک بڑھاتے ہی دیکھا اگر ارشاد ہو تو ہم اپنے شہر سے اُن مسلمانوں کے ناموں کی فہرست لکھ بھیجیں جنہوں نے اِس قرانی حکم کے مطابق ایک پر دو اور دو پر تین۔ جوروئیں زیادہ کی ہیں بس آپ کی یہہ تاویل کہ گویا یہہ چار تک کا حکم کثیر الازواجی کے گھٹانے کو دیا گیا سخت مغالطہ ہی بلکہ صاف یوں ہی کہ اِسی کی بدولت محمدی عورتیں بڑھاتے ہیں اور عورت اور پاؤں کی جوتی کو برابر جانکر جب چاہا اُتار دی اور نئی پہن لی کا ثبوت دیتے ہیں +

قولہٗ ص۲۹۶ کیونکہ خدائے عالم غیب ہر شخص کے دل کو جانچتا ہی اور کسی کی بندگی کا وہ محتاج نہیں +

اقول ۔ اِس کلام کا کثیر الازواجی ضمن میں کیا موقع و محل ہی شاید اِس سے آپ کا یہہ ظاہر کرنا مراد ہی کہ اگر



کوئی شخص دو چار جوروؤں والا انہیں کی غب باشی اور عیاشی میں رات دن گتے اور گتیہ کی طرح ہلکار ہے تو اُس کے لئے کچھ لازم نہیں کہ خدا عالم غیب کی بندگی میں مشغول ہو صرف دل کا خیال رکھے کہ وہ اُس سے لگا رہے کسی فارسی شاعر نے ایسے ہی موقع پر یہہ شعر موزون کہا ہے ؎

ہیچ شہوت نبود در حرکت۔ گشت پیدا از غیب ابن برکت

آپ کے صوفی صافی سعدی شیرازی ایسی ہی عیالداری کے باب میں کہہ رہے ہیں کہ ؎

شب چو عقد نماز بر بندم۔ چہ خورد بامداد فرزندم

قولہٗ ص۲۹۷۔ حضرت ابراہیم کے بیٹے کی قربانی کا خدا حاجتمند نہ تھا اگر حاجتمند ہوتا تو کیوں معاوضہ کر کے اُس کے عوض میں برہ ابراہیم کو بھیجتا۔

اقول۔ امام صاحب ہزار تاویلوں سے چاہتے ہیں کہ قرآنی حکم چار جوروؤں کے جواز کا جائز ہو جائے مگر ایک نہیں بن آتی جو اس باختہ ہو رہے ہیں جس طرح ڈوبتا ہوا تنکے کا سہارا ڈھونڈھتا ہے اُسی طرح آپ بھی اِس قربانی سے کچھ تائید نکالا چاہتے ہیں مگر معلوم نہیں ہوتا کہ اِس سے آپ کیا مطلب نکالا چاہتے ہیں کہاں چار تک جوروآں کرنا اور کہاں ابراہیم کا بیٹے کو قربان کرنیکا حکم۔ مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

قولہٗ ص۲۹۹۔ پس اول تمطاؤس ۳ اور ططیس ۱ میں جو ایک ایک جورو کرنے کا حکم ہے یہہ صرف نگہبانوں یعنے پادریوں کے لئے ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں میں اِن دنوں کئی جوروآں کرنیکا دستور تھا۔

اقول۔ اب معلوم ہوا کہ ابراہیم کی قربانی کی تمہید سے آپنے یہہ نتیجہ نکالا کہ پادریوں کے لئے صرف ایک جورو جائز ہے باقی اور زیادہ جورُوئیں کر لیں۔ مگر اُسی کے خلاف آپ کی ہی دلیل سے جب کہ ابراہیم نبی اور خلیل اللہ ہو کر ایک سے زیادہ جوروآں رکھ سکا تو نگہبانی یا پادریت کثیر الازواجی کے خلاف کیوں ہو سکتی ہے پس نتیجہ اُلٹا نکلا یعنے ابراہیم کے نمونہ پر نگہبان اور پادری بھی زیادہ جوروآں کریں یا یوں سمجھو کہ مسیحی مذہب کے پادری محمد صاحب سے جو محمدیوں کے عقیدہ میں اشرف الانبیا ہیں ہزار ہا درجہ شرف رکھتے ہیں جبکہ عام عیسائیوں کو زیادہ جوروآں کرنیکا جواز ثابت ہوا تو ابراہیم کی مانند محمدیوں کو بھی زیادہ جوروآں کرنیکا جواز ثابت ہوا واہ رے آپ کا منطق۔ جناب امام صاحب اول تمطاؤس ۳ اور ططیس ۱ میں جہاں ایک ایک جورو رکھنے کی صفت خادم الدینوں کے واسطے تحریر کی گئی ہے وہاں یہہ بھی اوصاف مندرج ہیں بے عیب . . . . پرہیزگار صاحب تمیز شایستہ مسافر دوست ہو نہ کہ شرابی یا مار پیٹ کرنے والا یا ناروا نفع حاصل کرنے والا بلکہ تحمل کرنیوالا ہو تکراری اور لالچی نہ ہو وغیرہ تو آپ کے قاعدہ کے مطابق اگر ایک ایک جورو سے مراد یہہ ہے کہ عام عیسائی ایک سے زیادہ جوروئیں جمع کر سکتے ہیں تو قصور معاف اُسی قاعدہ مستمرہ ممہدہ جناب سے عام عیسائیوں کو بے عیب اور پرہیزگار صاحب تمیز شایستہ مسافر دوست نہ ہونا چاہئے کیونکہ یہہ صفات پادری اور نگہبان میں ہونا چاہئے اسی برتے پر پاک کلام سے کثیر الازواجی ثابت کرنے چلے تھے۔

قولہٗ ص۲۹۹۔ اس حکم کے مطابق ایک جورو سے زیادہ کرنا غیر مناسب ہے مگر گناہ ہرگز نہیں ہے جیسے کہ اول قرنتیوں کے ۷ باب ۱۔ میں لکھا ہے کہ مرد کے لئے یہہ اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے۔

اقول۔ پس اگر عام مرد کے لئے پولوس کے خیال میں ایک عورت تک کا چھونا غیر مناسب ہے تب پادری کے واسطے بدرجہا غیر مناسب اور ناروا ہوگا اور یہہ دونوں کے حق میں برابر ہے کیونکہ بہ مقابلہ عام مسیحیوں کے نگہبانوں اور پادریوں کے واسطے دینی خدمت میں عیالداری زیادہ دکھ کا سبب ہوگا لہذا اِس دلیل سے بھی عام محمدیوں اور خصوصاً محمد صاحب کے واسطے جب کہ نبوت کا کاروبار چلانا تھا ایک جورو سے زیادہ رکھنا ناجائز ثابت ہوا بلکہ اسی دلیل سے عورت کو چھونا بھی نہ چاہئے تھا کیونکہ محمد اور محمدی اور نگہبان اور پادری اِن میں سے ایک بھی مرد کے لقب سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔

قولہٗ ص۲۹۹۔ علمائے رومن کیتھولک آپ بے جورو رہتے اور عیسائیوں کو جو اُن کے معتقد ہیں جورو کرنے سے منع نہیں کرتے۔

اقول۔ اِس دلیل سے تو محمد پر بڑا بھاری شہوت پرستی کا الزام وارد ہوا کہ اپنے معتقدوں کو صرف چار اور اپنے لئے بے شمار جوروآں جائز کر دیں مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اگر علمائے رومن کیتھولک آپ مجرد رہتے تو بھی عام مسیحیوں کو جو اُن کے معتقد ہیں ایک سے زیادہ جوروآں کرنے کی اجازت نہیں دیتے مگر وہی صرف ایک بس اِس سے بھی قرآنی حکم کی تائید نہ ہوئی۔

قولہٗ ص۲۹۹۔ پادریاں رومن کیتھولک پادریان پراٹسٹنٹ کو ایک عورت کرنے کی بابت ویسا ہی ملزم ٹھہراتے ہیں جیسا کہ علمائے پراٹسٹنٹ مسلمانوں کو چار عورتیں کرنے کی بابت۔

اقول۔ اب امام صاحب ذرا اپنے گریبان میں سر ڈالکر دیکھیں کہ اگر بعقیدہ کیتھولک پادریوں کے پادری اور نگہبان ایک بھی جورو رکھنے کے سبب سے قابل الزام ہیں تو وائے برحال اُن کے جو چار چار تک نوبت پہنچاتے ہیں اِس سے محمد کے اِس حکم کی کہ چار چار تک نکاح کرو تائید ہوتی ہے یا تکذیب برعکس اِس کے خدا کی کلام میں شادی کی بابت زبردستی نہیں ہے چاہے کوئی

کنوارا رہے چاہے بیاہ کرے ایک حالت میں جبکہ حرامکاری سے بچ سکتا ہو کنوارپن بہت عمدہ ہے مگر دوسری حالت میں جب کہ بظاہر کنوارا بنے اور پوشیدہ میں حرامکاری کرے ضرور واجب ہے کہ بقول پولوس رسول کے حرام کاری سے بچ رہنے کو ہر مرد اپنی جورو رکھے نہ کہ جوروان رکھے۔ بس ناتو رومن کیتھولک کا پادریان شادی شدہ پراٹسٹنٹ پر کوئی الزام واجب ہے اور نہ محمد کی چار جوروؤں کی اجازت مناسب۔

قولہ ص ۲۹۹۔ تواریخ کلیسیا سے معلوم ہوا کہ حواریوں کے زمانہ میں اور اُس کے بعد عیسائیوں پر رومی وغیرہ بت پرستوں کے ہاتھ سے بڑی بڑی مصیبتیں رہتی تھیں ۔۔۔۔ اور جب مارڈالے جاتے تو عورتیں اور بچے تباہ پھرتے تھے۔

اقول۔ آپ اس سے یہہ نتیجہ نکالن چاہتے ہیں کہ وقت کی تکلیفوں کے خیال سے مسیحی مذہب میں صرف ایک جورو کرنیکا حکم ہوا اور اگر تکلیفوں کا خطرہ نہ ہوتا تو مسیحی بھی پیغمبر عرب کی مانند جوروؤں کی بھرمار کرتے سو یہہ تخمیر ہی رہی تکلیف اور مصیبت ایسے وقت میں دو چار تو بہت ہیں ایک جورو سے بھی وہی اندیشہ پیدا ہو سکتا ہے جو آپ درصورت کثیر الازواجی کے سوچ رہے ہیں جیسا کہ آپ نے اول قرنتی $\frac{۷}{۲۹-۲۶}$ کا حوالہ دیا ہے ہم نے اُسے پڑھا وہاں آپ کے مطلب کی تائید بالکل نہیں ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائے سو میرا یہہ گمان ہے کہ اُس وقت کی تکلیفوں پر نظر کرکے یہہ بہتر ہے یعنے آدمی کے لئے بہتر ہے کہ جیسا ہو ویسا ہی رہے۔ اگر تو جورو کے بند میں ہے تو اُس سے چھٹکارا مت چاہ اور اگر تو جورو سے چھوٹا ہے تو پھر جورو مت ڈھونڈھ۔ اقرن $\frac{۷}{۲۷و۲۶}$ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ پولوس رسول کے خیال میں اُس وقت کی موجودہ حالت میں آدمی کو کیلا رہنا بہتر ہے نہ یہہ کہ فی الحال ایک ایک جورو رکھیں پھر جب آرام کا وقت ہو تو چار چار کرلیں جیسا محمد نے کیا کہ جب تک مکہ کے خطرہ میں رہے تب تک ایک ہی سے مطلب نکالا اور جب مدینہ کے امن میں پہنچے تو جورو ؤں کا تانتا لگا دیا۔ علاوہ بریں اگر ا۔ قرنتی ۷: ۲۹ تک دیکھے تو معلوم ہوگا کہ رسول ہر زمانہ کے دُکھ اور تکلیف اور اس دنیا ناپایدار کی بے ثباتی کی تصویر ہمارے سامنے رکھکر نصیحت کرتا ہے کہ بڑا ہی بھائیو میں تم سے یہہ کہتا ہوں کہ وقت تنگ ہے (یعنے ہماری عمر چند روزہ ہے نہ معلوم کس وقت ختم ہو جائے) اس واسطے چاہئے کہ جورو والے ایسے ہو ویں جیسے کہ اُن کی جوروان نہیں (کبھی امام صاحب جوروان دیکھکر کثیر الازواجی کا حکم نہ نکال بیٹھیں یہاں شوہروں کی رعایت سے جوروان لکھا گیا ہے اور اُسی خدشہ کے مٹانے کو اول جورو والے رسول نے لکھدیا) اور رونے والے ایسے جیسے وہ نہیں روتے اور خوشی کرنے والے ایسے جیسے وہ خوشی نہیں کرتے۔۔۔۔ کیونکہ دنیا کا رنگ روپ گذرتا چلا جاتا ہے۔ سو میں یہہ چاہتا ہوں کہ تم بے اندیشہ رہو اور ۳۵ آیت میں صاف بتلاتا ہے تاکہ تم خداوند کی بندگی میں خاطر جمعی سے مشغول رہو۔ لیکن محمد صاحب نے اس دنیا کو سب کچھ سمجھا اور اُس کے ذائقہ سے ہمیشہ ہونٹ چاٹتے رہے یہاں تک کہ گذر گئے اور اپنے تابعین کو بھی اُسی میوہ کو لذیذ بتایا جسے آپ پسند کرتے تھے مسیحی اس دنیا کو گذشتنی اور گذاشتنی سمجھتے ہیں جیسا کہ اُن کا خداوند بھی ایسا ہی تھا بس مسیحی نوشتوں میں کثیر الازواجی کا مذکور ہنوز دہلی دور ہے سوائے قران کے اور کسی کتاب میں اس کا ذکر کہاں یہہ تو آنحضرت ہی کی ایجاد ہے۔

قولہ ص ۳۰۰۔ اب سُنو استثنا $\frac{۲۱}{۱۵}$ میں لکھا ہے اگر کسی کی دو جوروان ہوں الخ یہاں آیت کے مضمون سے صاف دو جوروان ایک ساتھ ہونا ظاہر ہے۔

اقول۔ اس سے کس کو انکار ہے کہ اُس زمانہ میں جب خداوند نے موسیٰ کی معرفت یہہ ارشاد فرمایا اگر کسی کی دو جوروان ہوں لوگ کثیر الازواج نہ تھے بلکہ اُس سے بیشتر اس کا رواج پایا جاتا ہے یہاں تک کہ ہم نے پیدائش کی کتاب سے ثابت کیا کہ سب سے اول اس قبیح عقلی کا موجد و مرتکب لمک ہوا دیکھو پیدائش $\frac{۴}{۱۹}$ مگر آپ تو بیبل سے چار جوروان کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ قران میں گویا خدائے پاک نے اس ناپاکی کا حکم دیا وہ تو اس سے ثابت نہ ہوا سوائے اس کے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی لوگ ایک سے زیادہ جوروان رکھتے تھے لیکن اگر آپ یہہ سوال کریں کہ پھر کیوں خدا نے باوجود ناجائز ہونے کے کثیر الازواجی کے متعلق احکام نافذ فرمائے اس کا جواب خدا کے بیٹے خداوند یسوع مسیح سے پوچھیے وہ فرماتا ہے کہ لوگوں کی سخت دلی کے سبب سے اور یہہ جواب بہ تبدیل الفاظ اسی $\frac{۲۱}{۱۷-۱۶-۱۵}$ سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ اپنی سخت دلی کے سبب سے کہاں تک ناجائز حرکات کرنے کو طیار رہتے بلکہ اپنی اولاد کے حق میں بھی ظلم کرتے تھے تب خدا نے اُن کو خبردار کیا کہ اگر کسی مرد کی دو جوروان ہوں اور ایک محبوب اور دوسری غیر محبوب ہو (اور اس ناہمواری کو قران بھی برداشت نہیں کرتا بلکہ چاروں میں برابری چاہتا ہے) اور محبوب اور غیر محبوب دونوں سے لڑکے ہوں اور پلوٹھا بیٹا غیر محبوب سے ہو تو یوں ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹوں پر میراث کی تقسیم کرے تو محبوب کے پلوٹھے بیٹے کو غیر محبوب کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پلوٹھا ہے فوقیت نہ دے بلکہ وہ غیر محبوب کے بیٹے کو اپنے سب مال سے دونا حصہ دیکے پلوٹھا ٹھہراوے کیونکہ وہ اُس کی پہلی قوت کا ہے اور پلوٹھے ہونے کا حق اُسی کا ہے۔ اب ناظرین خود انصاف کریں کہ اس آیت سے امام صاحب کا دربارہ جواز چار نکاح قرانی دعوےٰ کہاں ثابت ہوتا ہے بلکہ اُس خرابی کی روک تھام کی گئی



جو درصورت کثیر الازواجی تبیجتاً عمل میں آتی تھی اور ناکردہ جرم بیچارے بچے اپنے باپ کی ناجائز محبت محبوب کے ہاتھوں ظلم کی خندق میں گرتے تھے۔ رہی یہہ بات کہ خدا نے کثیر الازواجی کے حق میں کوئی صاف حکم ایسا کیوں نہیں دیا کہ لوگ ایک ہی جورو رکھیں دو نہیں۔ اِس کا جواب یہہ ہے کہ اوّل تو خدا نے اپنے فضل سے بنی آدم کو بتا دیا کہ ایک مرد کے واسطے ایک ہی جورو چاہیئے اور فعل کا قول سے زیادہ اثر ہوتا ہے ہم یہہ نہ پوچھیں کہ خدا کیا کہتا ہے بلکہ دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے اور مسیح خداوند نے بھی آدم وحوا کی حقیقت پر اشارہ فرمایا۔ دوم یہہ کہ خدا جہالت کے وقتوں سے طرح دیکے اب سب آدمیوں کو ہر جگہہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں اعمال ۱۷ باب ۳۰ بہ نسبت اُس زمانہ کے اب زیادہ روشنی ہے خدا کی کل مرضی انسان پر ظاہر ہو گئی یعنے اب نہ صرف استثنا ہی کی کتاب ہے بلکہ توریت۔ زبور۔ کتب الانبیا اور انجیلِ مقدس کل ۶۶ کتابیں مل گئیں اور انجیل نے صاف بتا دیا کہ ایک سے زیادہ جورو رکھنا زناکاری ہے دیکھو خط عبرانی خدا جس نے اگلے زمانے میں نبیوں کے وسیلہ باپ دادوں سے بار بار اور طرح بطرح کلام کیا اِن آخری دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلہ بولا۔ پس جب کہ خدا کے بیٹے نے کثیر الازواجی کو حرام کاری ٹھہرایا تو اب کس کے منہہ میں دانت ہیں جو اُسے حلال کرے۔

قولہ صفحہ ۳۔ ہاں دو حقیقی بہنوں کا ایک ساتھ جورو بنانا احبار ۱۸ باب ۱۸ کے مطابق منع ہے اور یہی شارع اسلام کا بھی حکم ہے۔

اقول۔ احبار ۱۸ باب ۸ نہیں بلکہ ۱۸ باب ۱۹ میں یہہ حکم پایا جاتا ہے اور اُس سے بھی وہی سخت دلی کا توڑنا منظور ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کسی عورت کو اُس کی بہن سمیت جورو مت کر۔۔۔ پہلے کے جیتے جی کہ یہہ اُس کا جلاپا ہے اُس سے بھی کثیر الازواجی حکماً جائز ثابت نہیں ہوتی بجز اسکے کہ گناہ کے زیادہ بڑھاؤ کو روکا گیا اور بس۔

قولہ صفحہ ۳۔ حضرت ابراہیم نے تین عورتیں کیں موسیٰ کے دو جوروآں تھیں حضرت یعقوب کے چار عورتیں تھیں یعنے دو بیوی جو دونوں حقیقی بہنیں تھیں۔

اقول۔ تو بھی اِن بزرگوں نے دعوی نہیں کیا کہ ہم نے یہہ کثیر الازواجی خدا کے حکم سے جائز رکھی تو پھر اِن کے اعمال وافعال کسی کے واسطے نمونہ نہیں ٹھہر سکتے چاہیئے کہ ہم اپنے خدا اور اصلی والد حضرت آدم کی روش پر چلیں خدا نے ایک ہی جورو بنائی اور آدم نے بھی ایک ہی سے نباہی۔

قولہ صفحہ ۳۔ حضرت سموائیل نبی کے باپ کی دو عورتیں تھیں اوّل سموائیل ۱ باب۔ اگر ایک سے زیادہ جوروان کرنا حرام ہوتا تو خدا ایسے انبیا علیہم السلام کو ایسی عورتوں سے نہ پیدا کرتا۔

اقول۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آذر بُت تراش سے خدا کا خلیل پیدا ہو سکتا ہے اب تک تو آپ نبیوں کی کثیر الازواجی بیان کر رہے تھے جب اُن کے اِس فعل سے قرآنی کثیر الازواجی کی تائید نہ ہوئی تب اُن کے باپ کی پناہ میں دوڑے اور یہی کسی قدر سچ ہے کہ جس طرح گذشتہ زمانہ کے لوگ اپنی ناقص طبیعت اور خواہشِ نفسانی کی پیروی کر کے ایک سے زیادہ جوروان کر بیٹھتے تھے اُنکی طرح محمد صاحب بھی جہلائے عرب کی شہوت رانی میں کامرانی حاصل کرنے لگے۔ اِن دونوں میں صرف اتنا فرق کہ اُن سب نے اِس حرکتِ بد کو خدا کی طرف منسوب نہیں کیا مگر عربی پیغمبر نے اِس شہوت پرستی کا بانی معاذ اللہ تبارک اللہ جلّ شانہ کو ٹھہرایا اُن کے ذمہ صرف ایک گناہ رہا اور آنحضرت کے پلّہ میں دو گناہ دھرے گئے اور اِس دلیل سے چار جوروؤں کا جواز بیبل سے ثابت ہوا +

قولہ صفحہ ۴۔ اب دو چار جوروان کرنے کے جواز میں اِس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا چاہئے۔

اقول۔ آپ کے دعوی میں چار جوروان کرنیکا جواز تھا مگر اِس قول میں دو ہی رہنے دیں یہہ آپ کی چالاکی کہی جائے یا دروغ گو را حافظہ نہیں ہوتا پھر بھی بتلائیے تو دو کا بھی جواز بیبل سے کہاں ثابت ہوا اسی واسطے ہم نے تو آپ کا حاصل المتن جواب لکھا تاکہ کوئی چھوٹی سی دلیل آپ کی نہ رہ جائے جس پر غور نہ کیا ہو بطور نظر ثانی ہم آپ کو یاد دلاتے ہیں آپ کا دعوی ہے۔

چار جورونکا جواز بیبل سے

دلائل آپ کے یہہ ہیں

اوّل۔ دنیا عالم امتحان ہے پس جو زیادہ جوروان رکھتے ہوئے خدا کو یاد رکھتے اُسی کا اعتبار ہے +

ہم نے جواب دیا کہ اگر ایک جورو والا مشکل سے خدا کو یاد کر سکے تو چار جورو والے کی کیا بُری گت ہو گی پس ضرور خدا کی یاد سے مانع ہے +

دوم۔ قرآن میں چار جورواں کا حکم کثیر الازواجی کے گھٹانے کو دیا گیا چنانچہ ہزاروں لاکھوں مسلمان ایک ہی بیوی رکھتے ہیں۔

ہم نے جواب دیا کہ یہہ آپ کا مغالطہ ہے کیونکہ اِس حکم کے مطابق کسی مسلمان نے اپنی صدہا بیویوں میں سے کسی ایک کو بھی کم نہیں کیا بلکہ برعکس اِس کے بہت مسلمانوں نے ایک پر دو اور دو پر تین اور تین پر چار بڑھالیں اجازت ہو تو اُن کی فہرست شائع کر دیں۔

سوم۔ خدا کسی کی بندگی کا محتاج نہیں +

ہم نے جواب دیا کہ اِس سے آپ کی مراد یہہ ہے کہ اگر چار جوروؤں والا شب و روز عیاشی و شب باشی میں حیوانوں کی طرح لگا رہے تو اُسے خدا کی بندگی میں

مشغول ہونے کی ضرورت نہیں۔ جناب یہہ ہو کثیر الازواجی کا بد نتیجہ۔ اب اپنی پہلی دلیل کو بغور ملاحظہ فرمائیے۔

چہارم۔ حضرت ابراہیم کے بیٹے کی قربانی۔

ہم نے جواب دیا کہ کہاں چار تک جوروآں کرنے کا جواز اور کہاں جناب ابراہیم خلیل اللہ کا اپنے بیٹے کی قربانی کرنے پر طیار ہو جانا اِس دعویٰ سے اِس دلیل کو کیا علاقہ۔ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ چہ خوش گفت است سعدی درزلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاساً وناولہا

پنجم۔ نگہبانوں اور پادریوں کے لئے ایک جورو۔

ہم نے جواب دیا کہ جب ابراہیم خلیل اللہ ہو کر ایک سے زیادہ جوروآں رکھ سکا تو نگہبان اور پادری کے واسطے کثیر الازواجی کب ناروا ہو سکتی ہو بلکہ اُس سے اُلٹا نتیجہ نکلا کہ ابراہام کے نمونہ پر یہہ بھی زیادہ جوروآں رکھ سکتے ہیں۔ پھر یہہ بھی کہ کیا عام مسیحیوں کو شرابی اور بے تمیز اور ناشائستہ ہونا چاہئے اسکا جواب عنایت فرمائیے۔

ششم۔ ایک جورو سے زیادہ کرنا غیر مناسب ہو مگر گناہ ہرگز نہیں ہی جیسا لکھا ہو کہ مرد کو مناسب ہو کہ عورت کو نہ چھوئے۔

ہم نے جواب دیا کہ اگر عام مسیحیوں کو جو دنیا کے کاروبار میں لگے رہتے ہیں عورت کا چھونا تک ناروا ہو تو پادریوں اور نگہبانوں کے لئے جن کی خاص دینی خدمت ہو کہاں تک نہ شادی کرنا ناجائز ہوگا۔

ہفتم۔ علمائے رومن کیتھولک آپ بے جورو رہتے مگر عیسائیوں کو جورو کرنے کی اجازت دیتے۔

ہم نے جواب دیا کہ ایک سے زیادہ کی اجازت نہیں دیتے۔

ہشتم۔ پادریاں رومن کیتھولک پادریاں پراٹسٹنٹ کو ایک جورو رکھنے پر الزام دیتے ہیں۔

ہم نے جواب دیا کہ خدا کی کلام میں شادی کرنیکی زبردستی نہیں ہو ایک حالت میں کنوارپن عمدہ ہو مگر حرامکاری سے بچ رہنے کو ہر دو اپنی جورو رکھیں۔ پس رومن پادریوں کا پادریاں پراٹسٹنٹ پر الزام غیر واجب ہو اور محمدی چار جوروؤں کی اجازت محض نامناسب۔

نہم۔ مصیبتوں کے سبب سے مسیحی مذہب میں ایک ہی جورو کرنیکا حکم ہوا۔

ہم نے جواب دیا کہ مصیبت میں ایک جورو بھی وبال ہو جاتی ہو جیسے کہ چار۔ اور جہاں سے آپ نے یہہ تجویز نکالی وہاں تو یہہ نہیں لکھا کہ مسیحی لوگ ایک جورو رکھ لیں باقیوں کو چھوڑ دیں بلکہ یوں لکھا ہو۔ آدمی کے لئے بہتر ہو جیسا ہو ویسا ہی رہے اگر تو جورو کی بند میں ہو تو اُس سے خلاصی مت چاہ اور اگر تو جورو سے چھوٹا ہو تو پھر مت ڈھونڈھ۔ پس آپ کے مطلب کے خلاف ہوا۔

دہم۔ استثنا ۲۱/۱۵ اگر کسی کے دو جوروآں ہوں الخ یہاں صاف دو جوروؤں کا ایک ساتھ ہونا ظاہر ہو۔

ہم نے جواب دیا کہ اُس آیت سے چار جوروؤں کا جواز ثابت نہیں ہوتا مگر اُس بدی کی روک تھام جو نتیجتاً کثیر الازواجی سے عمل میں آتی تھی اور کہ ناکردہ جرم بچے کا حق نہ مارا جائے نہ یہہ کہ چار چار جوروآں ہوں۔

یازدہم۔ دو حقیقی بہنوں کا ایک ساتھ جورو بنانا احبار ۱۸/۱۸ جیسا شرع محمدی میں بھی ہو۔

ہم نے جواب دیا کہ یہاں بھی اُنکی سخت دلی کا توڑنا منظور ہو اور سوتیا ڈاہ کی روک کثیر الازواجی کا جواز بالکل نہیں ہو۔

دوازدہم۔ ابراہام و موسیٰ اور یعقوب کی کثیر الازواجی کی نظیر۔

ہم نے جواب دیا کہ ان بزرگوں نے اگرچہ مروجہ دستور کے مطابق اِس فعل کا ارتکاب کیا تو بھی اُنہوں نے کبھی نہیں کہا کہ یہہ خدا کے حکم سے کیا گیا پس اُن کا یہہ فعل ہمارے واسطے نظیر نہیں ہو۔

سیزدہم۔ سموایل نبی کے باپ کی دو جوروآں تھیں اگر یہہ ناجائز ہوتا تو خدا نبی کو ایسی عورت سے پیدا نہ کرتا۔

ہم نے جواب دیا۔ کہ آپ ہی کے عقیدہ کے مطابق عاذر بت تراش سے خدا خلیل اللہ کو پیدا کر سکتا ہو۔

گر آرد خلیلے ز بتخانہ۔ کند آشنائی ز بیگانۂ

جب نبیوں کا فعل ہمارے واسطے سنت نہیں تو نبیوں کے باپ کی کثیر الازواجی ایمانداروں کے حق میں کب مسنون ہو سکتی ہو۔

اب بعد اِس نظر ثانی کے آپ کا یہہ دوسرا دعویٰ کہ اِس سے زیادہ واضح دلیل دو چار جوروآں کرنے کے جواز میں اور کیا چاہئے کیسا ضد اور تعصب اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہو آپ نے صرف دو مقام بائبل سے پیش کئے ایک استثنا ۲۱/۱۵ دوم احبار ۱۸/۱۸ اُن سے جواز نہیں ثابت ہوا اور نہ وہاں اِس کا کچھ مذکور ہو دونوں جگہہ اُس بدی کو روکنے کا انتظام ہو جو کثیر الازواجی سے پیدا ہوتی ہو جیسا پاک کلام میں ایک مقام پر وارد ہو کہ تم شراب پیکر متوالے نہ ہو کہ اُس میں خرابی ہو افسی ۵/۱۸ اب شراب نہ پیو متوالے نہ ہوگے اور نہ خرابی پیدا ہوگی پس کثیر الازواجی کو بند کرو پھر نہ بچے کا حق مارا جاویگا اور نہ سوتیا ڈاہ پیدا ہوگا۔

الراقم

ک۔ ن۔ م۔ از فرخ آباد

دینی خبریں

لودیانہ پرسبٹری کا اجلاس انبالہ شہر میں ۲ نومبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ یہہ مقرر کیا گیا ہو کہ پہلا دن دعا و عبادت میں خرچ کیا جاوے



ہمارے خیال میں ایسے جلسے کے شروع میں ایک دن دعا و بندگی میں خرچ کرنا بہت ضروری اور مفید ہو اس سے یگانگت پیدا ہوتی اور دل تیار ہوجاتے ہیں اور کام زیادہ عمدہ اور بہتر طور پر کیا جاتا ہو+

ڈاکٹر فیربرن صاحب کے لیکچروں کے لئے بالفعل ذیل کا پروگرام مقرر کیا گیا ہو:-

بمبئی۔ ۱۸ سے ۲۹۔ نومبر تک
کلکتہ۔ یکم سے ۱۲۔ دسمبر تک
دارجیلنگ۔ ۱۳ سے ۱۵۔ دسمبر تک
بنارس۔ ۱۷ سے ۲۱۔ دسمبر تک
الہ آباد۔ ۲۱ سے ۲۳۔ دسمبر تک
لکھنؤ۔ ۲۳ سے ۲۶۔ دسمبر تک
دہلی۔ ۲۷ سے ۳۰۔ دسمبر تک
لاہور۔ ۳۱ سے ۵۔ جنوری ۹۹ء تک
آگرہ۔ ۶ سے ۹۔ جنوری تک

چند سالوں سے کئی مشنری اور مسیحی کارندے بائبل کے مطالعہ اور مسیحی کام کے طریقوں پر غور کرنے کے لئے نارتھ فیلڈ کانفرنس کے نمونے پر جس کے ساتھ مسٹر موڈی کا بڑا تعلق ہو ایک کانفرنس کی ضرورت محسوس کررہے تھے۔ بڑی خوشی کی بات ہو کہ ۱۰ ستمبر کو اس کا باقاعدہ بندوبست کیا گیا ہو کہ بالفعل ستمبر ۱۸۹۹ء میں منصوری میں ایک اس قسم کی کانفرنس منعقد کی جاوے اور اگر ضرورت معلوم ہوئی تو آہستہ آہستہ اور پہاڑی مقاموں میں بھی اس قسم کی کانفرنسیں منعقد کی جایا کرینگی یہہ کانفرنس ۱۴-۲۴ ستمبر ۹۹ء تک منصوری میں ہوگی۔

بالفعل یہہ تجویز کی گئی ہو کہ ہر صبح ایک گھنٹہ بائبل کے مطالعہ میں صرف کیا جاوے۔ اس مطالعہ کے لئے جماعت بندی کی جاوے گی۔ اور ہر ایک جماعت کا اُستاد تجربہ کار شخص ہوگا۔ اور بائبل کا مطالعہ دو غرض کو مدّنظر رکھکر کیا جاوے۔

(۱) کہ جس سے روحانی فایدہ ہووے اس میں خاص کتابیں اور خاص مضمون ہونگے۔

(۲) جلسوں میں اعتراضوں کو رد کرنے اور مثلاً شیوں کو سکھلانے کے لئے بائبل کو کس طرح سے استعمال کرنا چاہئے+

اِس لئے کہ آرام اور ورزش کے لئے کافی وقت مل سکے صرف ایک اور جلسہ ہر روز ہوا کریگا یعنے شام کو دو گھنٹے کے لئے کسی ہال یا خیمہ میں۔ اِس شام کے جلسے میں نہ صرف روحانی ترقی کے لئے درس ہوا کرینگے مثلاً مسیح کی زندگی کا مطالعہ وغیرہ بلکہ عملی مضامین پر بھی مثلاً "گانوں کا کام" "طالب علموں میں کام" "یورپین آبادی کے لئے ذمہ داری" "سبت کو ماننا وغیرہ۔

اس کانفرنس کے لئے ایک لوکل اور پروگرام کمیٹی مقرر کی گئی ہو۔ پروگرام کمیٹی کوشش کررہی ہو کہ ہندوستان کے مختلف حصوں سے لایق اور دیندار تقریر کرنے والوں کو حاصل کرے اور اُمید کی جاتی ہو کہ کمیٹی ایک دو کو ولایت سے بھی منگوانے میں کامیاب ہوگی۔ کمیٹی اُمید کرتی ہو کہ کانفرنس ایسے طور سے کی جاوے کہ جو خاص فرقے کے لئے محدود نہ ہو بلکہ سب فرقوں کے مسیحی کارندے اُس سے فائدہ حاصل کرسکیں اور ایسے مضامین بھی ہوں کہ جو ہر ایک کے لئے کہ جو ہندوستان میں مسیح کی بادشاہت کے پھیلانے میں مشغول ہوں مددگار اور مفید ہوسکیں۔

ہم اپنے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ابھی سے اِس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا مانگیں اور اگر ممکن ہو تو اگلے گرمی کے موسم میں اس کانفرنس میں شریک ہونے کی کوشش بھی کریں+

لودیانہ اور فرخ آباد مشن کی جدا جدا اجلاس لودیانہ اور الہ آباد میں ۱۰ نومبر ۹۸ء سے شروع ہونگے۔

ڈاکٹر ہوپر صاحب اشتہار دیتے ہیں کہ پرانے عہدنامے کے ہندی ترجمے کی آخری نظرثانی یکم جنوری ۹۹ء سے شروع ہوگی۔ جس کسی کو اس کے متعلق کچھ لکھنا یا رائے دینا ہو تو تاریخ مذکورہ بالا سے پہلے پادری جے۔ اے۔ لبرٹ صاحب اوک لنڈش لنڈور کو لکھیں۔ اُس کے بعد پھر موقعہ نہ ملیگا+

امریکن پرسبی ٹیرین مشن کی طرح میتھوڈسٹ مشن بھی روپئے کی کمی کے سبب سے مشکل میں ہو یہاں تک کہ بشپ تھوبرن صاحب کو حال ہی میں نارتھ ویسٹ انڈیا کانفرنس کے متعلق کئی تبدیلیاں کرنی پڑیں اور اسی سبب سے آگرے کے پادری۔ ڈی۔ سی منرو صاحب کو بھی ولایت تشریف لے جانا پڑا+

سٹوڈنٹ والنٹیر موومنٹ کی فہرست میں چھ ہزار امیدواروں کے نام درج ہیں جن میں سے ۱۶۰۰ اب تک غیر ممالک میں کام کرنے کے لئے چلے گئے ہیں باقی بڑی محنت سے اپنے تئیں تیار کررہے ہیں اور انتظاری کرتے ہیں کہ موقع ملنے پر کام کرنے کے لئے جائیں۔

اَسّی برس کا عرصہ گذرا ہو کہ صرف ۳۵۰ فارن مشنری تھے مگر آجکل چودہ ہزار سے زیادہ ہیں بپٹسٹ مشنری سوسائٹی کے سالانہ جلسے میں کہ جس کا میر مجلس ڈاکٹر جارج سمتھ تھا بیان کیا گیا ہو کہ ۱۸۳۰ء میں صرف سات تعلیم یافتہ آرڈینڈ یافتہ مشنری تھے مگر اب ۴۵۰۰ ہیں+

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن اکتوبر ۱۹۔ لارڈ اور لیڈی رابرٹس اور جنرل اور لیڈی وائٹ نے جنرل اور لیڈی لوکھارٹ کو وکٹوریہ میں الوداع کہا +

ٹرکی باربرداری کے جہاز کریٹ کی فوجوں کو سوار کر رہے ہیں +

لندن اکتوبر ۱۹۔ سر مچل ہکس بیچ نے مقام نارتھ شیلڈس میں تقریر کرتے وقت کہا کہ گورنمنٹ انگلینڈ فرانس کی جانب دوستانہ رفاقت رکھتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ فشودا کا سوال دوستانہ طور پر حل ہو جاویگا۔ یہہ امر حقیقت میں ایک بڑی مصیبت کا باعث ہوگا کہ اسی سال کے متواتر امن رہنے کے بعد ہل چل ہو اور ایک عظیم جنگ برپا ہو مگر اس صورت میں ہم اس سے نہ ہٹیں گے یہہ جانکر کہ گورنمنٹ سے تمام لوگ متفق ہیں +

لندن اکتوبر ۱۹۔ کل کو سر ہنری بلیک گورنر ہانگکانگ چاینا کو روانہ ہو گئے +

لندن اکتوبر ۱۹۔ امریکہ والوں کا جزیرہ پورٹو ریکو پر پورا پورا قبضہ ہو گیا ہے +

بنگلور اکتوبر ۱۹۔ شہر میں ۱۷ اکتوبر کو ۴۴ واردات اور ۳۳ اموات۔ اور چھاونی میں ۸ واردات اور ۷ اموات ہوئیں +

مدراس اکتوبر ۱۹۔ ویلور سے ایک مشکوک وبائی واردات کی رپورٹ ہوئی ہے +

الہ آباد اکتوبر ۲۰۔ پیرس میں سدرلینڈ کی ڈچس میری کے جواہرات قیمتی ۲۵ ہزار پونڈ کے چوری چلے گئے ہیں +

بمبئی اکتوبر ۲۰۔ بمبئی میں کل وبا سے ۲۸ واردات اور ۱۲ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے +

لندن اکتوبر ۲۰۔ روس اور فرانس شاہنشاہ ولیم کے دورہ کو بڑے اندیشہ کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں روس کو اندیشہ ہے کہ ٹرکی اور جرمنی میں دوستی بڑھتی جاتی ہے اور اس سے طاقت کی برابری میں فرق آویگا مگر فرانس خاص کر کے اس واسطے ناراض ہو رہا ہے کہ مبادا مشرقی عیسائیوں کی حفاظت میں کوئی مداخلت نہ ہو جاوے +

لندن اکتوبر ۲۰۔ عوام الناس کی ایک بھیڑ نے ایک فرانسیسی مشنری اور مقام پکنگ کے چینی نو مریدوں میں سے کتنوں کو قتل کیا اور جلا دیا فرانس نے اُس کی تلافی چاہی ہے اور کسی نہ کسی قسم کی کارروائی کی دھمکی دیتا ہے اگر چین فرانسیسی مشنریوں کی جانوں کی حفاظت کی ذمہ واری نہ کریگا +

بنگلور اکتوبر ۲۰۔ اٹھارہ تاریخ کو ۶۰ واردات اور ۵۸ اموات بنگلور شہر میں ہوئیں اور چھاونی میں ۱۶ واردات ہوئیں +

پونہ اکتوبر ۲۰۔ کنزگرین جب کہ پرا کٹس کر رہا تھا گھوڑے کے ٹھوکر کھانے کے باعث سر کے بل گرا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی۔ کھوپڑی کے ٹوٹنے کے سبب سے وہ فوت ہو گیا +

لندن اکتوبر ۲۱۔ اخبار ٹائمز درہ خیبر کی نسبت ذیل کا خلاصہ اُس اشتہار کا جو سنایا جاویگا یوں دیتا ہے +

اوّل۔ انڈیا گورنمنٹ کے قبضہ میں یہہ درہ رہیگا اور لارڈ کرزن اس امر کا فیصلہ کریگا کہ آیا کہ خیبر کا پولیٹکل قبضہ پنجاب گورنمنٹ سے لیکر انڈیا کو منتقل کیا جاویگا۔ آفریدیوں کی ایک نئی رجمنٹ جو باقاعدہ فوج کے ہم پلہ ہوگی اور جس میں پورے پورے انگریزی افسر مقرر کئے جاوینگے بجائے موجودہ امدادی فوج کھڑی کی جاویگی اور لنڈی کوتل میں ایسا مضبوط اسلحہ خانہ ہوگا جو ضرورت کے وقت کام دے سکے۔ اور وہاں کی سڑک اس قدر ہموار کی جاوے گی کہ مدد بآسانی پہنچ سکے +

لندن اکتوبر ۲۴۔ فرانسیسی اخبارات دریائے نیل کے ایک نکاس پر فرانسیسی حق کو قایم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا اتفاق اُس وقت ہی ممکن ہوگا جب برٹن فشودا سے مارچنڈ کے دفعتاً اور بلا کسی شرط بلائے جانے پر اصرار نہ کرے انگلینڈ کے اخبارات فرانس کی تجویزات کو نامنظور کرتے ہیں اور اب یہہ معاملہ بالکل بند ہو گیا ہے۔ امریکہ کے اخبارات اس معاملے میں گریٹ برٹن کی تائید کر رہے ہیں +

سرکاری خبر

منجانب صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی وبا کراچی

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۹۸ء

اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو شخص کراچی میں خشکی کی طرف سے آویں گے وہ جب تک کہ رنچور اور نواح صدر بازار کے سوا کسی اور جگہہ رہیں گے بلا تکلیف ایسے پاس (رونہ) حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ سے وہ واپسی کیوقت مقام ملیر میں روکے جانیسے مستثنیٰ ہو جاینگے۔ یا ایسے پاس (رونہ) حاصل کر سکتے ہیں جنکے ذریعہ سے وہ کیماڑی میں ۴۸ گھنٹہ تک روکے جانیسے مستثنیٰ ہو جاینگے یہہ روک اُن اشخاص کیواسطے رکھی گئی ہے جو کراچی سے براہ سمندر روانہ ہوتے ہیں +

دستخط۔ جے سلیٹن
پریزیڈنٹ کمیٹی وبا کراچی

مضامین مُفیدُالمبتدین

بقیہ

سونا اور لوبان

مطبوعہ نور افشاں صفحہ ۱۱ - ۳۰ ستمبر ۱۸۹۸ء

رفتہ رفتہ جب کئی ایک چونّی جمع ہوگئیں میں نے انکو اشرفی سے بدل ڈالا اور یہی میرا منشا تھا کہ میرے مبارک خداوند کے لیے بہر صورت سونا ہی لایق ہی انشا اللہ آٹھ مہینے بعد میں ایک اور ٹکڑا اشرفی کا نذر کرونگی -

پادری صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ جب میں نے یہہ سب حکایت سُنی میرا دل بھر آیا اور میں نے خیال کیا کہ بیشک اِس غریب عورت نے ہم سبھوں سے زیادہ دیا - بہت سے لوگوں نے اپنی کثرت میں سے ایک قلیل حصہ دیا - لیکن اِس عورت نے گویا اپنی ساری پونجی دیدی -

اب صاحب ممدوح کو یہہ فکر پیدا ہوگئی کہ جنیوا کے روزانہ خرچ کے لیے جس میں کہ اُس کو اِس قدر سخت محنت نکرنی پڑے کیا بندوبست کرسکتا ہوں - جب کہ صاحب مذکور اپنے گھر کو واپس جاتے تھے اُنہوں نے راستے میں ایک اشتہار اِس مضمون کا دیکھا کہ دس بیگہہ جنگل فلاں تاریخ کو فروخت کیا جاویگا -

صاحب نے خیال کیا کہ یہہ بہتر ہوگا کہ اگر میں اِس جنگل کو خرید کر اور جنیوا کو دیدوں اور اُنہوں نے ایسا ہی کیا بعدہٗ جنیوا کے گھر یہہ خوشخبری دینے گئے - مکان پر پہنچکر صاحب نے فرمایا کہ دیکھو جنیوا یہہ جھونپڑی جس میں تم رہتے ہو کس طرح تمہارے رہنے کے لایق ہی - میں تم کو ایک دوسرا اچھا گھر نبوا دُونگا اور تم اُس کی قیمت مجھے پیچھے سے دے سکتی ہو -

جنیوا نے ہنسکر کہا کہ کیا خوب آپ بھی اب مذاق کرنے لگے - صاحب نے فرمایا نہیں نہیں جنیوا یہہ ہرگز مذاق نہیں ہی بلکہ میں ابھی ساری کیفیت تم کو سنائے دیتا ہوں - دیکھو تمہارے دو لڑکے ہیں جواب کام کرنے کے قابل ہیں - اور میں نے ایک جنگل مول لیا ہی - اور تمہارے لڑکے اُس کی لکڑی کٹوا کر اور کھود کر نکلوا سکتے اور جنگل کو صاف کرسکتے ہیں - اور اُس ہی لکڑی کو بیچکر جتنا روپیہ اُنکی قیمت سے ملے اُس روپیہ سے اُسی زمین پر ایک گھر نبوا دیں اور باقی زمین میں آپ کاشتکاری کرو - میں تم سے صرف زمین کی لگان ہی لونگا - کیوں جنیوا یہہ تمہارے من میں کیسا بہتر ہوگا -

یہہ باتیں سُنکر پہلے تو بیچاری جنیوا گھبرا گئی لیکن پھر اپنے حواس جمع کرکے بولی میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں یہہ تو آپ کی کمال مہربانی ہوئی " لیکن " اور یہہ کہہ کر کچھ سلوک کیا - کہ صاحب نے فوراً ہی کہا کہ لیکن کیا - جنیوا نے کہا اَی صاحب براہِ مہربانی مجھے ایک دن کی مُہلت دیجئے تاکہ میں اُس کو ذرہ سوچ لوں اور خصوصاً ذرہ اِس امر میں اپنے آسمانی باپ کی مرضی پالوں

صاحب نے فرمایا بیشک بہت مناسب ہی لیکن جنیوا یاد رکھو کہ جتنا منافع تم کو اِس جنگل سے ایک مہینہ میں ملیگا اُس قدر تم کو کھیتوں میں مزدوری کرنے سے ایک سال میں بھی نہیں مل سکتا اور اگر خدا نے چاہا تو چند دنوں بعد پھر تم کو مزدوری کرنے کی ضرورت ہی نہ رہیگی -

دوسرے دن جنیوا نے پادری صاحب کی اِس بڑی مہربانی کو بڑی خوشی سے قبول کیا بالخصوص اِس لئے کہ اُس نے دیکھا کہ یہہ اُس کے دونوں لڑکوں کے حق میں بہت ہی مفید ہی -

تھوڑے دنوں کے بعد جنگل بالکل صاف ہوگیا اور بکری کیلئے لکڑی کے چٹے لگائے گئے اور جب تمام لکڑی کی بکری جمع کی گئی تو جنیوا کے پاس پچاس اشرفی ہوگئیں

جنیوا اُن اشرفیوں کو پادری صاحب کے پاس لے گئی اور صاحب نے جیسا کہ فرمایا تھا اُن اشرفیوں سے جنیوا کے لئے اُس ہی زمین پر ایک چھوٹا سا گھر بہت آسایش کا نبوا دیا اور جنیوا اُس میں رہنے لگی اور کاشتکاری شروع کردی -

وہی پادری صاحب لکھتے ہیں کہ پانچ برس بعد ایک مرتبہ میں سفر میں تھا اور اُسی جگہہ جانیکا اتفاق ہوا - تو میں نے اُس وقت جنیوا کو بہت خوش اور آسودہ حال پایا - اب وہ گھر اور زمین اُس کی ذاتی ہوگئی تھی اور اُس کو اب کسی طرح کی تنگی یا تکلیف نہ تھی اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ اب وہ عجب لطف اور چین سے زندگی بسر کرتی تھی - لیکن جنیوا کے مزاج میں وہی سادگی فروتنی اور سخاوت تھی بلکہ اب پیشتر سے بھی کچھ زیادہ ہوگئی تھی -

جب کبھی چندہ جمع کیا جاتا جنیوا ہمیشہ اپنے اُسی لقب یعنے سونا اور لوبان کے نام سے ایک ٹکڑا اشرفی دیا کرتی - پر ایک بار اُس کے دل میں یہہ شوق پیدا ہوا کہ وہ اشرفی سے بھی زیادہ قیمتی نذر لائے - چنانچہ اُس نے سوچا کہ میرے مبارک منجی کے لئے پچاس پونڈ یعنے پانچ سو روپیہ کے قریب کا نوٹ نذر گذراننا چاہئے - اور وہی ہدیہ پیشکش کیا -

حقیقت میں اِس غریب عورت نے خداوند کے اِس قول کا کہ " دینا لینے سے بہتر ہی " اپنی زندگی میں عجیب طرح سے لطف و مزہ پایا - کیا ہی ناظرین کتاب ہذا سے یہہ امید رکھوں کہ وہ بھی خداوند کے اِس قول پر اعتماد کرکے جنیوا کیطرح عمل کریں - اور اِس زندگی میں خداوند کے فضل سے فایدہ حاصل کریں - اور نیز یہہ بھی کہ چونکہ یہہ دنیا رنج و مصیبت کا گھر ہی اور انسان پر طرح طرح کی تکلیفیں پڑا کرتی ہیں تاہم گھبرانا مناسب نہیں بلکہ جنیوا کیطرح ہر حالت میں اور ہر وقت صبر و شکر کیا کریں اور پولوس رسول کا یہہ قول مدنظر رکھیں کہ میں نے ہر حالت میں

ہم جان پر بھی کھیل کے جیتے نہ بازی
ہم نے یہہ داؤ بڑھ کے لگا یا تھا ہر گیا

ڈیر ایڈیٹر "جو انسان کے دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر آتا ہی" بقول انجیل چنانچہ آج مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء ۵ بجے شام آریہ سماج راولپنڈی میں ایک جلسہ بھائی لچھمن سنگھ صاحب موقوف شدہ اُستاد مشن سکول بدیں وجہہ کہ اُن کو الوداعی کا ایڈرس لڑکوں کی طرف سے دیا جاوے منعقد ہوا۔ ۴۰۰۔۵۰۰ مختلف مذاہب کے ممبر جن میں ڈوٹوٹے پھوٹے کرسچن بھی اس خاص (ریجھی) ہمدردی میں شریک تھے۔

سب سے پہلے فوٹو لی گئی۔ اور بعد ازاں ایک لکچر بابو لالہ ہنسراج صاحب پلیڈر نے اپنی قانونی آڑ میں بیٹھکر بارام مشن پر وہ وہ وار کئے۔ کہ جس کا حق تھا۔ اُسی موقع پر (چیرز) کے لئے ہمارے لالہ حکم چند صاحب سابقہ موقوف شدہ اُستاد مشن چُنے گئے تھے۔ تالی بجانا آپ ہی کا حصہ تھا۔ مگر بے بدبختی تھی ورنہ ہم بھی کہہ دیتے ؎

بھیرویں چل کے لُٹا مجھکو پستانکے بیچ

گورکھی زبان میں تمام سکول کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا جس کے لفظ زبان حال سے یہہ کہہ رہے تھے کہ خود ساختہ خود پرداختہ تھے۔ ابھی ختم بھی نہ ہوا تھا۔ کہ سکول کے ۴ لڑکوں کی طرف سے ایک چھپا ہوا نوٹس بدیں مضمون پایا۔ کہ "افسوس ہی۔ کہ ہمارے نام ناحق بالکل بے فایدہ بغیر ہماری مرضی اور بغیر ہمارے مشورہ کے ایڈریس پر لکھدیئے گئے ہیں ہم ناظرین کو بذریعہ نوٹس مطلع کرتے ہیں۔ کہ ہمارے سکول کے لڑکوں کو مطلق خبر نہیں ہی یہہ دھوکے سے کام ہوا ہی" سیت رام۔ ہری چند۔ حکم چند۔ لکھمی داس۔ راولپنڈی مشن سکول ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۶ء۔ بھئی واہ خوب ہوا ؎

ابھی گل ہنس رہے تھے اور غنچہ کھل کھلاتے تھے
یکایک چھا گئی کیسی اُداسی باغ عالم پر

تو بھی آپ نے بے شرمی سے کس قدر دلیری سے ایڈرس کا جواب پنجابی زبان میں بہت بُری طرح سے ادا کیا کبھی انگریزی اور کبھی اُردو کی ٹانگ توڑی اور مشنریوں کا شکریہ ادا کرتے وقت کہا۔ کہ میں ہی ایک شخص تھا جو کالج کا بانی مبانی تھا۔ اور میں ہی اس کو نیستی سے ہستی پہ لایا۔ اور کالج میں گورکھی کو رواج دیا۔ میں ایک ایسا اپنے مذہب کا پکا آدمی ہوں کہ مسلمان لڑکوں کے گھروں میں جاکر مذہبی تعلیم کا رواج ڈلوایا۔ یہہ میری ہی بہادری تھی کہ گرجا گھر کے بیچ سنگھ سبھا* کے کام میں لایا۔ اور یہہ میری ہی خوبی تھی کہ انجیل کا ایک بچے تک پر اثر نہ ہونے دیا۔ اور ہمیشہ گورو مہاراج کی کرپا سے دشمنوں پر فتح پر فتح پاتا رہا۔ اب آپ دوستو سمجھ لیں۔ کہ میری علیحدگی کی کیا وجہہ ہی۔ میں آج ہی سے گرو مہاراج کی کرپا سے ملازم ہو گیا ہوں میری محنت جان اور تن دہی کی داد آج مجھے آپ لوگوں کیطرف سے مل رہی ہی۔ میں آپ لوگوں کا نہایت ہی مشکور ہوں ؎ تری باتیں تجھ ہی کو بن آئیں

تو نے اس بات کو سمجھا ہی دیانت لچھمن
بے وفائی کے ہیں اے یار یہہ سارے لچھن

اب ہم افسوس سے مشن اور اُس کے طلبا کے لئے کچھ تسلی کی بات ڈھونڈھتے ہیں۔ سو یاد رکھیئے۔ کہ ماسٹر لچھمن سنگھ اور ماسٹر حکم چند صاحب پر ناراض نہ ہوجیے۔ کیونکہ آپ نے اُس کلال کی کھوپڑی کی مثال سنی ہوگی کہ جلتے جیتے سینکڑوں کو دھوکا فریب دیا اگر مُردہ ہوکر ایک تمہیں دلایا تو کونسا مضایقہ ہوا۔ کیونکہ آپ کی تقریر سے معلوم ہوا جب ملازم مشن جان رکھکر مشنریوں کو فریب دیا تو اب تو ماشاءاللہ مشن سے علیحدہ ہونے کی وجہہ سے مُردے ہیں۔ اگر تمہارے نام اُنہوں نے اپنی جھوٹی شہرت حاصل کرنے کی غرض سے لکھ دئے تو کیا مضایقہ ہوا۔ پھر بھی اُستاد رہے ہیں بہت کچھ حق ہی۔ نتیجہ ہمارے پنجاب کے مشنری اس مضمون سے عبرت پکڑیں۔ فقط

راقم ؎ کیا بتاؤں میں تمہیں کون ہوں راقم اسکا
مجھ کو تبلاتی ہی تقریر مری آپ سے آپ

*نوٹ۔ یہہ وجہہ ہی۔ کہ یہہ سکول خالصہ اسکول کہلاتا تھا۔ مگر اب مشن سکول کہلاتا ہی۔ نامہ نگار

اخبار سول اینڈ ملٹری سرونٹ لودیانہ

سول اینڈ ملٹری سرونٹ کی ایک ایک کاپی ہمارے دفتر میں موصول ہوئی ہم اس اخبار کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے۔ ہمیں پوری امید ہی کہ یہہ اخبار ملک کی پوری پوری خدمت ادا کریگا۔ جو کچھ سردار لچھمن سنگھ صاحب وکیل لودیانہ نے اس اخبار کے حق میں لکھا ہی ہم بھی اُس سے متفق اللفظ ہیں۔ سردار لچھمن سنگھ صاحب فرماتے ہیں۔ ہمیں امید ہی کہ اس میں ہمیشہ بھڑکتے ہوئے تازہ مضامین نکلیں گے۔ بلبلان سخن اطراف ہند میں اُس کی فصاحت و بلاغت کا لوہا مانیں گے۔ اُس کی روشن اور مضبوط رائے کا نور تمام ملک میں تجلی طور کی مانند شعلہ انگیز رہیگا۔ اس کے راست اور صادق واقعات کو ہر ایک نکتہ دان اور قدر شناس شخص وقعت کی نظر سے دیکھے گا۔ اُس کے مالک و اڈیٹر ڈاکٹر سنت سنگھ صاحب قابل اور لایق شخص ہیں اُنہوں نے نیک نیتی کے ساتھ ملکی خدمت پر کمر باندھی ہی خدا اُنکی مدد کرے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ملکی حاجتوں اور خواہشوں کو محسوس کرکر اخبار کو نکالا ہی خدائے کریم وہ ہمت اور جرأت ڈاکٹر صاحب کو عطا کرے کہ وہ نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے اپنے فرائض اخبار نویسی کو ادا کریں۔ ماسٹر رامانند

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں۔

لمبائی چوڑائی نرخ اور پہنچانیکی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ۔ ایم۔ واہلا کے اہتمام سے چھپا